کتاب وحکمت

افادات: علامہ ابن قیم جوزی
تحریر: مولانا عبدالغفار حسن

تفسیر سورۃ الکافرون

س ۱: ﴿لَآ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ وَلَآ اَنۡتُمۡ عَابِدُوۡنَ مَآ اَعۡبُدُ﴾ یہاں بجائے مَنۡ کے جو عقلاء کے لئے بولا جاتا ہے، مَا کیوں استعمال کیا گیا ہے جو کہ دراصل غیر عقلاء پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا اِطلاق اللہ تعالیٰ پر کیسے درست ہوا؟

جواب: یہاں ایسے معبود کا ذکر مقصود ہے جو صحیح معنی میں عبادت کے لائق ہو۔ مَا کے ذکر سے اسی صفت کی طرف اشارہ ہے۔ مَنۡ کے بیان سے یہ مقصود حاصل نہ ہوسکتا، اس سے مراد صرف ذات ہوتی ہے یعنی ایسی ذات جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور مَا کی صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ میں اس کی عبادت کرتا ہوں جو کہ عبادت کا اہل اور مستحق ہے۔ اس طرح سے باری تعالیٰ کی عبادت کرنے کی وجہ بھی معلوم ہوتی ہے۔ یہی معنی ہیں محققین نحویوں کے اس قول کے کہ 'ما' کا ذکر صفات کے اظہار کے لئے ہوتا ہے۔ اس کی نظیر یہ آیت ہے ﴿فَانۡكِحُوۡا مَا طَابَ لَكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ﴾ ''نکاح کرو جو تم کو بھلی لگیں عورتوں میں سے''۔ یہاں اصل مقصود صفت ہے، اسی بنا پر مَا ذکر کیا گیا ہے۔

س ۲: اس سورۃ میں ایک ہی مفہوم کو بار بار کیوں دہرایا گیا ہے؟

جواب: ﴿لَآ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ﴾ میں عبادت نہیں کرتا جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ یعنی نہ تو اب میں زمانۂ حال میں تمہارے معبودوں کی عبادت کرتا ہوں، نہ آئندہ کروں گا اور اس کے مقابلہ میں ہے: ﴿وَلَآ أَنۡتُمۡ عَابِدُوۡنَ مَآ أَعۡبُدُ﴾ اور نہ میں عبادت کرنے والا ہوں جس کی تم نے عبادت کی یعنی وحی الٰہی آنے سے پہلے میں شرک سے بچا ہوا تھا۔ ماضی کا صیغہ لاکر اسی مفہوم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ گویا آیت کے معنی یہ ہوئے لم أعبد قط ما عبدتم ''میں نے کبھی بھی ان کی عبادت نہیں کی جن کی تم کرتے ہو'' اور یہ معنی اس کے مقابل آیت ﴿وَلَآ أَنۡتُمۡ عَابِدُوۡنَ مَآ أَعۡبُدُ﴾ کے ہیں یعنی جس کی میں ہمیشہ عبادت کرتا رہا ہوں، اس کی تم نے گذشتہ زمانہ میں بھی عبادت نہیں کی۔ اس تفسیر کی بنا پر تکرارِ افعال کا اعتراض اٹھ گیا اور سورت نفی کے تمام زمانوں (ماضی اور حال و مستقبل) کو شامل ہوگئی۔

س۳: اس میں کیا حکمت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے تو أعبد (مضارع کا صیغہ) استعمال کیا گیا ہے اور کفار کے ذکر میں ماضی، مضارع دونوں قسم کے صیغے موجود ہیں؟

جواب: اس اندازِ بیان سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نبی ﷺ کا معبود ہر زمانہ میں ایک ہی ہے۔ سیدھی راہ سے نہ پہلے کبھی کجی رٹیڑھا پن ہوا ہے اور نہ کبھی آئندہ ہوسکتا ہے بخلاف مشرکین کے کہ وہ دراصل اپنی خواہشات اور جذبات کی پیروی کرتے ہیں۔ آج ایک معبود کی عبادت کی تو کل دوسرے کے سامنے سر جھکا دیا۔ ہر زمانہ میں ایک نیا معبود تراش لیتے ہیں۔ اس لئے تَعْبُدُوْنَ اور عَبَدْتُّمْ ماضی، مضارع دونوں کو بیان کردیا۔

س۴: مشرکین کے بیان میں عَابِدُوْنَ اسم فاعل کا صیغہ دونوں بار لایا گیا ہے اور نبی ﷺ کے ذکر میں ایک مرتبہ مضارع أَعْبُدُ اور دوسری آیت میں اسم فاعل عَابِدٌ بیان ہوا ہے۔ اس کی حکمت کیا ہے؟

جواب: اس سورت کا مقصود یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ مشرکین کے معبودانِ باطل سے قطعی براءت اور بیزاری ظاہر کردیں۔ لَآ اَعْبُدُ کے معنی ہیں کہ میں ہر وقت ہر طرح سے اس عبادت سے بیزار ہوں۔ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ کے معنی ہیں کہ غیر اللہ کی عبادت کے وصف سے میں یکسر خالی اور بری ہوں۔ نہ عارضی طور پر میں شرک کرسکتا ہوں نہ دائمی طور پر۔ وَلَآ اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ کا منشا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا وصف دائمی طور پر ان میں نہیں پایا جاسکتا۔ کبھی وہ خدا کی طرف جھک جاتے ہیں اور کبھی اپنے خود ساختہ معبودوں کی پرستش کرنے لگتے ہیں۔ یہ دوام و استقلال تو اسی کو حاصل ہوسکتا ہے جو صرف ایک خدا کا عبادت گزار بنا رہے، اسی لئے وَلَآ اَنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ نہیں کہا گیا۔ خدا کی عبادت تو وہ بھی کرتے ہیں مگر شرک کی آلائشوں کے ساتھ۔ مطلقاً عبادتِ الٰہی کی ان سے نفی نہیں کی گئی بلکہ ان کی صفتِ 'عابدیت' کا انکار کیا گیا ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے جو خدا کے ساتھ عبادت میں دوسروں کو شریک کرتا ہے، وہ خدا کا عابد کہلا ہی نہیں سکتا۔ اس نکتہ کو سمجھ لینے کے بعد عبد کا مقام پوری طرح ظاہر ہوگیا۔ عبد یا عابد وہ ہوسکتا ہے جو بالکلیہ تمام معبودانِ باطل سے کٹ کر یکسوئی کے ساتھ خدا کے دامن سے وابستہ ہوجائے، اس تفسیر کے بیان سے اس امر کی وجہ بھی ظاہر ہوگئی کہ اس سورۃ کا نام 'اخلاص' بھی کیوں ہے اور یہ چوتھائی قرآن کے ہم پلہ کیسے ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس سورۃ میں توحید کا مغز بھرا ہوا ہے۔

س۵: یہاں نفی کے واسطے لَنْ کے بجائے لَا کیوں لایا گیا ہے، حالانکہ لَن میں بظاہر تاکید زیادہ پائی جاتی ہے

جواب: لَن میں میں صرف زمانہ مستقبل کی نفی ہوتی ہے اور لا کی نفی پوری طرح حال اور مستقبل میں جاری

ہوتی ہے لہٰذا یہاں لَا کا ہی ذکر مناسب ہے۔لَنْ اور لَا میں فرق کی ظاہر وجہ یہ ہے کہ لا کے آخر میں الف ہے جو کہ وسعت اور پھیلاؤ کے ساتھ اپنے مخرج سے نکلتا ہے،اس لئے اس کے معنی میں بھی وسعت ہی مراد ہوگی۔لیکن لَنْ کے آخر میں 'ن' ہے جس کے مخرج میں اِمتداد اور پھیلاؤ نہیں ہے۔اس لئے اس کے معنی بھی محدود ہیں۔

ان کا واضح فرق حسب ذیل آیتوں سے بخوبی ہوسکتا ہے: لَنْ تَرَانِیْ تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا یہاں رؤیت ِالٰہی کی نفی ہمیشہ کے لئے نہیں بلکہ ایک وقتی نفی اور انکار مراد ہے جبکہ لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ نگاہیں ذات باری کا اِدراک نہیں کرسکتیں سے دائمی نفی مراد ہے،اسی لئے لا بیان کیا گیا. لَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا (سورۂ بقرہ) لَا یَتَمَنَّوْنَهٗ اَبَدًا (سورۂ جمعہ) ان دونوں آیتوں میں اندازِ بیان کے فرق کا راز بھی مذکورہ بالا قاعدہ کی روشنی میں سمجھا جاسکتا ہے۔(بدائع :۹۶/۱)

س ۶: اس سورت میں نفی محض ہے، حالانکہ توحید کے دو پہلو ہیں نفی اور اثبات......؟

جواب: اس سورۃ میں غیراللہ کی عبادت کی نفی اور شرک سے بار بار برأت کی گئی ہے۔ یہ اس سورۃ کی خاص خوبی اور اہم مقصد ہے، اسی لئے موحدین اور مشرکین دونوں گروہوں کے بیان میں لائے نفی ذکر کیا گیا ہے۔لیکن اس نفی کے ساتھ اثبات بھی ہے لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ میں عبادتِ غیر سے صرف انکار و برأت ہے۔ وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ میں اس بات کا اعلان ہے کہ میرا ایک معبود ہے جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور تم اس سے الگ ہو۔پس نفی واثبات اس سورت میں یکجا ہوگئے۔

امامِ حنفاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اعلان بھی اسی کے ہم معنی ہے: ﴿اِنَّنِیْ بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ﴾ ''بے شک میں ان سے بری اور بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو مگر وہ جس نے مجھ کو پیدا کیا''۔اور یہی مطلب ہے گروہِ موحدین اصحاب الکہف کے اس قول کا ﴿وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ﴾ ''اور جبکہ تم ان (مشرکین) سے الگ ہو گئے اور جن کی وہ عبادت کرتے تھے مگر اللہ سے''۔غور کریں تو واضح ہوجائے گا کہ اس سورۃ الکافرون میں بھی لا الہ الا اللہ کی حقیقت پوری طرح جلوہ گر ہے۔یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح اور مغرب کی سنتوں میں سورۃ الاخلاص اور اس سورت کو پڑھا کرتے تھے۔ یہ دونوں سورتیں توحید کی دو قسموں کو شامل ہیں جن کے بغیر بندے کی نجات وفلاح ناممکن ہے۔ ☆☆

جن حضرات کا زرسالانہ ختم ہوچکا ہو، وہ پہلی فرصت میں اس کی تجدید کرائیں۔
اس کے بغیر ہر ماہ 'محدث' وصول کرنا مالی خیانت کے مترادف ہے۔ ادارہ